مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

جلد ۱

۹ تا ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱ مارچ ۱۹۸۳ء

شمارہ ۴۱

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمہ اللہ

هٰذا كتاب من النبي صلى الله
عليه وسلم الى النجاشي
عظيم الحبشة سلام على
من اتبع الهدىٰ وآمن بالله
ورسوله وشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك
له لم يتخذ صاحبة ولا
ولدًا وان محمدًا عبده و
رسوله وادعوك بدعاية الله
فاني انا رسوله فاسلم
تسلم يا اهل الكتاب تعالوا
الى كلمة سواء بيننا وبينكم
ان لا نعبد الا الله ولا نشرك
به شيئًا ولا يتخذ بعضنا
بعضًا اربابًا من دون الله
فان تولوا فقولوا اشهدوا
بانا مسلمون فان
ابيت فعليك اثم النصارىٰ

یہ خط اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی کے نام ہے جو حبشہ کا بڑا اور سردار ہے سلام اس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرے اور اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور اس کا اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ذات ہے۔ نہ کوئی اس کا شریک نہ بیوی ہے اس کے لئے نہ اولاد اور اس کا اقرار کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ میں اللہ کی پکار یعنی کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تجھ کو دعوت دیتا ہوں تو مسلمان ہو جا سلامتی سے رہے گا۔ اے اہل کتاب! آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش نہ کریں اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ اگر اس کے بعد بھی اہل کتاب روگردانی کریں تو مسلمانو! تم کہدو کہ تم لوگ گواہ رہو اس کے کہ ہم مسلمان ہیں (بے دھڑک اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں) اے نجاشی اگر تو میری دعوت کے قبول کرنے سے انکاری ہے تو نصاریٰ کا گناہ بھی (بوجہ اس کے کہ وہ تیرے تبع ہیں) تجھ پر ہوگا۔ فقط

اس خط میں غالباً حسب معمول بسم اللہ بھی ہوگی مگر میں نے جہاں سے نقل کیا ہے اس میں نہیں ہے۔ ان نجاشی کے متعلق یہ محقق نہیں ہو سکا کہ یہ ایمان لائے یا نہیں۔ ان کا کیا نام تھا۔ اکثر محدثین کی رائے یہ ہے کہ حدیث بالا میں تیسرا خط جو نجاشی کے نام ہے وہ یہی نجاشی ہیں چنانچہ بعض روایات میں نجاشی کے نام کے ساتھ یہ لفظ بھی ہے کہ وہ نجاشی نہیں ہیں جن کے جنازہ کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔ اور یہی صحیح ہے اگرچہ بعض محدثین نے صرف پہلے ہی نجاشی کے خط کا ذکر کیا اور بعض نے صرف دوسرے کا۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی نکال کر تشریف لے جاتے۔

فائدہ ـــــ چونکہ اس میں اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کا نام شریف لکھا ہوا تھا اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہنے ہوئے استنجے نہ جاتے تھے۔ اسی بناء پر علماء نے اس انگوٹھی کو پہنے ہوئے پاخانہ جانے کو مکروہ لکھا ہے جس میں کوئی متبرک نام یا عبارت ہو۔ (باقی آئندہ)

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــــ ختم نبوت

فہرست

۲ — خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیث
۳ — افادات عارفی۔ — حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی
۵ — ابتدائیہ۔ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا
۷ — فتویٰ کفر۔ — مولانا تاج محمد صاحب
۱۲ — قادیانیت ایک عظیم خطرہ۔ — مولانا محمد ناظم ندوی
۱۷ — چنیوٹ کانفرنس۔ — منظور احمد الحسینی
۲۰ — نقد و نظر۔ — منظور احمد الحسینی
۲۱ — حیاتِ عیسیٰ ؑ — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۲۴ — نعت۔ — حافظ لدھیانوی

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

غلام لیسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ

ششماہی ———— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور

شام ———— ۲۴۵ روپیہ

یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ

اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ———— ۲۷۰ روپیہ

افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ———— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت۔ A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

افادات

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

تمام شریعت کا دار و مدار طریقت پر ہے، اگر باطن ناقص ہے تو ظاہر بھی ضرور ناقص ہوگا

افادات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا:- ندامت قلب لغزشوں اور کوتاہیوں غفلتوں کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے اور لغزش و کوتاہی اور غلطیاں نفس و شیطان کے بہکانے اور اغوا سے ہوتی ہیں تو ایک لحاظ سے یہ دونوں ہمارے ممد و معاون ہیں اگر شیطان نہ بہکاتا تو ندامت قلب پیدا نہ ہوتی۔

فرمایا:- دین مکمل ہوتا پانچ شعبوں سے، چار شعبے تعلق رکھتے ہیں اعمال ظاہری (شریعت) سے، وہ چار شعبے عقائد، عبادات، معاملات اور معاشرت ہیں اور پانچواں شعبہ طریقت ہے، جس کا تعلق باطن سے ہے، ان دونوں کا حاصل صراط مستقیم ہے ان میں باہمی تعلق یہ ہے کہ تمام شریعت کا دار و مدار طریقت پر ہے طریقت شریعت کے لئے بنیادی چیز ہے اگر بنیاد (طریقت) کو الگ کر دو تو وہ بے معنی بے نور ہے صرف اعمال ہی اعمال رہ جائیں گے۔ روح نہیں ہوگی، تو بنیادی چیز طریقت ہے، اب طریقت کا اثر چاروں شعبوں پر پڑتا ہے۔ مثلاً عقائد کو لیجئے توحید کے اقرار میں، اخلاص نیت شرط ہے یہ اعمال باطنی ہے توحید کا اقرار ہو یا رسالت کا اقرار ہو جتنے بھی عقائد ہیں یہ سب بے غبار طریقت سے ہوتے ہیں تو جب تک طریقت نہیں ہے توحید خالص نہیں ہے۔ اسیطرح سے عبادات کو لیجئے انہیں اگر اخلاص نیت نہیں ہے تو یہ خالص نہیں ہیں تو جتنے ارکان ہیں اوامر و نواہی ہیں سب میں طریقت ہے۔ اوامر و نواہی میں امتیاز کرنے والی چیز باطن ہے باطن ہی کی وجہ سے امتیاز ہوتا ہے کہ یہ حق ہے یا باطل، اب جو جو بدعات رسومات لوگوں نے خواہ مخواہ عبادت میں شامل کر لی ہیں وہ اس لئے کر لی گئی ہیں کہ نفس میں ایک مادہ خلش (تقوٰی) کا تھا وہ باطن سے تعلق رکھتا ہے وہ نہیں رہا۔ اسی طرح معاملات لیجئے یہ ہماری زندگی کا خاص الخاص مسئلہ ہے اسی پر ساری عبادات کا دار و مدار ہے یہاں نفس و شیطان بہت زیادہ دخیل ہوتے ہیں۔ ان کا مقابلہ بھی باطنی قوت سے ہو سکتا ہے۔

فرمایا:- اگر باطن ناقص ہے تو ظاہر بھی ضرور ناقص ہوگا آپ ہزار ظاہر کو بنائیں مگر باطن کے ذریعہ ظاہر کے نوک پلک درست کئے بغیر اس میں تناسب پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ باطن تناسب پیدا کرتی ہے۔ تناسب کے معنی صراط مستقیم کے ہیں صراط مستقیم بغیر باطن کے حاصل نہیں ہوتا۔

ابتدائیہ

ہفت روزہ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

حکومت قادیانیوں کے بیانات کا نوٹس لے

لیجئے ـــــ اب لاہوری مرزائیوں کا اخبار ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور بھی بول پڑا۔ چوہدری شکر اللہ خان منصور ایڈووکیٹ نے ایک سوال کا جواب دیا ملاحظہ فرمایئے:۔

سوال:۔ جب کہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان نیشنل اسمبلی نے آئینی ترمیم کے ذریعے جماعت احمدیہ لاہور کو غیر مسلم اقلیتوں میں شمار کر دیا تو اس جماعت کے اراکین کو اس فیصلے کے مطابق خود کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے انکار کیوں ہے۔

جواب:۔ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ آئینی ترمیم میں ایسا کیا گیا اور نہ آئینی (SENCTION) سے انکار ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس ترمیم میں قرآن و حدیث کے مفہوم و شرائط کے بجائے سیاسی مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا۔ اس لئے یہ فیصلہ شرعاً حجت و سند نہیں اور قرآن و حدیث کی رو سے ہم مسلم ہیں.........

(ہفت روزہ پیغام صلح لاہور جلد ۷۰ شمارہ ۸ ۲۳ فروری ۱۹۸۳ء)

حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم جس میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے تسلیم نہیں کیا بلکہ لاہوری اور ربوہ کے مرزائی آئینی فیصلہ کو ہمیشہ اپنی تحریروں میں نشانۂ تنقید بناتے رہتے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کبھی تو اسے سیاسی مقاصد قرار دیا جاتا ہے۔ اور کبھی بھٹو دور حکومت کے اراکین کی اخلاقی کمزوریاں بیان کی جاتی ہیں۔

مرزائیوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اراکین اسمبلی جنہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں متفقہ فیصلہ کیا تھا گنہگار ہونے کے باوجود وہ مسلمان تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا و کذاب سمجھتے تھے۔ اور یہ بات بھی سب جانتے ہیں اسمبلی میں علمائے کرام کی کمی نہیں تھی بلکہ مولانا مفتی محمود رح تو آنجہانی مرزا ناصر قادیانی اور آنجہانی صدرالدین قادیانی کے دلائل پر جرح کرنے والوں میں تھے۔ لہٰذا اس فیصلے کی اہمیت میں کبھی بھی کمی نہیں آسکتی۔ اب مرزائی لاکھ بار چاہیں تو بھی یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا۔ نہ اس فیصلے پر کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے یہ فیصلہ امت مسلمہ کا اٹل فیصلہ ہے۔

٦

ابتدائیہ

ہم ارباب اقتدار سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آئین اور عبوری آئین میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ قادیانی کافر اور غیر مسلم ہیں لیکن مرزائی مسلسل اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آئین اور عبوری آئین کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں آخر کب تک ان کے نازیبا نعرے برداشت کئے جاتے رہیں گے؟

گذشتہ دنوں ربوہ کے سربراہ مرزا طاہر نے صاف اور کھلا اعلان کر دیا تھا کہ "ہم مسلمان ہیں دنیا کی کوئی طاقت ہمیں مسلمان کہنے سے نہیں روک سکتی" ایسی باتیں مسلمانان پاکستان کے لئے ایک چیلنج ہے۔ ان قادیانیوں کی یہ حرکت مملکت کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے۔ حکومت کو قادیانیوں کے ان بیانات کا نوٹس لینا چاہیئے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کے دونوں گروپ کے سربراہوں کو فوری طور پر آئین اور عبوری آئین کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کیا جائے تاکہ آئندہ وہ مملکت کے خلاف لب کشائی نہ کر سکیں۔

قادیانی رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کیجئے

پاکستان کے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ قادیانی رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں۔ قادیانی روزنامہ الفضل اور لاہور سے شائع ہونے والا ہفتہ روزہ لاہور میں اشتعال انگیز اور دل آزار مواد چھپ رہے ہیں اور اس کے علاوہ اسلام اور مملکت کے خلاف برابر زہر اگلا جا رہا ہے۔

کچھ عرصہ بیشتر جب پورے ملک میں سنسرشپ کا نفاذ ہوا تو اس وقت قادیانی جرائد کی شر انگیزی میں کچھ کمی آئی تھی اور انہوں نے ایک عرصہ تک اسلام کی مقدس اصطلاحات کا استعمال بند کر دیا تھا لیکن حال ہی میں یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے دوبارہ جلی سرخیوں کے ساتھ "علیہ السلام" کی اصطلاح کا استعمال دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

یہ تمام تر صورتحال اسلامیان پاکستان کے لئے بے حد پریشان کن اور ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ہم اس سلسلے میں ارباب اقتدار سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ہماری شکایات کا ازالہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ مرزائیوں کو کیوں کھلی چھٹی دی جا رہی ہے کہ وہ جو کچھ چاہے لکھیں اور شائع کریں؟ اس کے علاوہ پاکستان کے مسلمان یہ بات پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کب تک برداشت کی جاتی رہے گی؟

قادیانی روزنامہ اور دیگر رسائل اب اس قابل نہیں کہ اس کو مزید اشاعت کی اجازت دی جائے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ایسے تمام جرائد پر مکمل پابندی لگا کر ان کے ڈیکلریشن کو منسوخ کیا جائے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

ردِ قادیانیت

فتویٔ کفر ۱۸۹۰ء بحق مرزا قادیانی

(مولانا تاج محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی)

اگر ایک شخص ساری عمر اعمال صالحہ کا پابند ہے، اور اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ کلمہ شہادت و توحید پڑھتے گزر جائے۔ قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ غرضیکہ تمام شعائر اسلامی اور ضروریات دین کا پابند اور عمل پیرا رہے۔ ان سب کے باوجود صرف اور صرف ایک ایک دفعہ کسی بت کے سامنے سجدہ کرے یا کسی نبی کی توہین کرے تو وہ یکدم کافر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تمام صحیح عقائد اور صحیح اعمال اسے قعرِ کفر اور الحاد کی گہرائی سے نجات نہیں دے سکتے۔

کفر شریعت میں ایمان کی ضد ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نبی کے بھروسہ اور اعتماد پر بے چون و چرا تسلیم کرنے کا نام ایمان ہے۔

جو بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک علی الاتصال اور مسلسل ہو...... پہنچی ہے۔ اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک نسلاً بعد نسل ہر زمانہ کے مسلمان اس کو نقل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ایسی شے قطعی اور یقینی ہے جس میں خطا اور نسیان کا احتمال نہیں۔ ایسے قطعی اور یقینی اور متواتر امور کا انکار کفر ہے۔

جو شخص آیت خاتم النبیین یا حدیث لانبی بعدی میں امت مسلمہ کے قطعی، یقینی اور اجماعی عقیدہ کے خلاف کسی تخصیص و استثناء کی راہ نکالے کہ آپ خاتم الانبیاء توہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا مگر بجز اس کے جو ظلی و بروزی طور پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عین یا ظل ہو۔ ایسا شخص نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۰ء میں محدثیت کے پردہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی کتاب "توضیح مرام" میں لکھا "یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنیٰ سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ ——— اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں"

مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ شائع ہوتے ہی تمام ملک میں تہلکہ مچ گیا۔ ہر مکتب فکر کے دو صد نامی گرامی علماء کرام نے مرزا صاحب کے خلاف مفصل فتویٰ کفر تحریر کر کے ہزارہا کی تعداد میں شائع کرا کر ملک کے کونہ کونہ تک پہنچایا۔

مکفّرین نے فتویٰ کفر کے صفحہ ۵۷-۶۷ پر درج کیا۔

"اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے۔ اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اس محدثیت کے معنیٰ سے وہ نبوت کا مدعی ہے۔ مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

ردِ قادیانیت

اس کی عبارت "توضیح مرام" میں صاف تصریح منقول ہے۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنے اور حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھے ہیں۔ اور حقیقتاً و معناً نبی ہونے کے مدعی ہیں"

فتویٰ کفر کے صفحہ ۳۷ پر تحریر کرتے ہیں "

"قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لئے جزوی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا۔ اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیاء بنی اسرائیل کی مانند جو نئی شریعت نہ لائے بلکہ پیروی سابق شریعت کی کرتے اور نبی کہلاتے تھے نبی سمجھا ہے"

ماہنامہ "فرقان" قادیان ۸ ستمبر ۱۹۴۵ء بحوالہ "رجم الشیاطین" اول المکفرین مولوی غلام دستگیر قصوری کے متعلق لکھتا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے۔

"الغرض براہین احمدیہ کا مصنف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ تاکہ اہل اسلام خواص و عوام بلوے نہ کر دیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی خاصہ خواص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کیا ہو"

یکم و دوم فروری ۱۸۹۲ء کو لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد کے درمیان "توضیح مرام" کی عبارت پر دو یوم مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر ۳ فروری ۱۸۹۲ء کو مرزا صاحب نے ایک توبہ نامہ لکھ کر مباحثہ کو ختم کر دیا۔ یہ توبہ نامہ "تبلیغ رسالت" جلد دوم صفحہ ۹۶ پر ان الفاظ میں درج ہے۔

" اما بعد۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنوں میں نبی ہوتا ہے۔ یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ ہمارے سید و مولا محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ہیں ...... سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ لفظ نبی کو ترمیم شدہ تصور فرما کر اس کی بجائے محدثیت کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ اور اس لفظ نبی کو کاٹا ہوا تصور کریں"

اس توبہ نامہ کے شائع کرنے کے بعد مرزا غلام احمد بڑے جوش و خروش سے ختم نبوت کا اعلان کرتے رہے۔ جیسا کہ ان کی مندرجہ ذیل تحریروں سے عیاں ہے۔

(۱) "حمامۃ البشریٰ" کے صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں کہ "مکفرین کے اعتراضوں میں سے ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے...... اللہ جانتا ہے کہ ان کا یہ قول صریح کذب ہے۔ اس میں ذرہ بھی سچائی کی چاشنی نہیں"

(۲) "انجام آتھم" کے صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہیں کہ "ہم کئی مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین (حضرت مولانا نذیر حسین محدث دہلوی) اور اس کے ناسعادتمند محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا... ہم دعویٰ نبوت کرتے ہیں"

(۳) "جنگ مقدس" کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں کہ "میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے جو الہام کا دعویٰ کرے وہ نبی بھی ہو جاتا ہے"

(۴) "کتاب البریہ" کے صفحہ ۱۸۴ پر لکھا ہے "افترا

ملیٔ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

ردقادیانیت

کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔"

(۵) "آسمانی فیصلہ" صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(۶) "تبلیغ رسالت" جلد دوم صفحہ ۲۰ پر تحریر کرتے ہیں "سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں"

(۷) "تبلیغ رسالت" جلد دوم صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ "میں مفصلہ ذیل امور کا صاف صاف اقرار مسلمانوں کے سامنے اس خانہ خدا مسجد (دہلی کی بادشاہی جامع مسجد) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء... صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور ہر شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(۸) "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے.. "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے"

(۹) "تبلیغ رسالت" جلد ششم صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں "ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں"

(۱۰) "رازِ حقیقت" کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں "اسلام میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں"

مرزا صاحب متواتر دس برس تک مدعی نبوت کو بے دین۔ کافر۔ کاذب۔ مفتری دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے رہے لیکن اس کے باوجود مکفرین مرزا صاحب کی ان باتوں کو یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کرتے رہے کہ یہ سب مرزا صاحب کا دھوکہ ہے فریب ہے۔ کیونکہ یہ شخص محدثیت کے معنے ایسے کرنے پر بضد ہے جو درحقیقت نبوت کے معنے ہیں۔ دعویٰ تو محدثیت کا کرتا ہے لیکن حقیقتاً و معناً نبوت کا مدعی ہے۔

مخالف علماء نے مرزا صاحب کے خلاف صدہا کتابیں اور رسالے لکھے۔ ملک کے کونے کونے میں تقریریں کرکے دن رات ایک کر دیا۔

آخر وہی کچھ سچ نکلا جو مکفرین اور مکذبین کہہ رہے تھے۔ یعنی ۱۹۰۱ء میں مرزا صاحب نے کھل کر نبوت کا دعویٰ کرکے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کے مخالفین کا علم۔ فہم۔ فراست اور گمان بالکل صحیح تھا۔

دعویٰ نبوت

(۱) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء ص۱۱)

(۲) "میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ ص۳)

(۳) "جب مجھے خدا کی طرف سے کہا گیا کہ تو مرسل ہے تو میں نے خیال کیا کہ مجھے اس امر کا دعویٰ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے جو مخلوق پر سخت شاق گذرے گا" (خطبہ الہامیہ ص۲۰۳)

(۴) "صریح طور پر نبی خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰)

(۵) "ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ میں ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء)

(۶) "جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

(۷) "میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا" (آخری خط)

(۸) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے دبلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں" (بدر مارچ ۱۹۰۸ء)

قادیانی جماعت کے سربراہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" نام سے ۱۹۱۵ء میں ایک کتاب لکھی جس میں مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کرنے کی درج ذیل وجوہات لکھی ہیں۔۔۔۔

(ا) اس کتاب کے صفحہ ۱۲۴ پر لکھتے ہیں "بار بار کی وحی نے آخر آپ (مرزا غلام احمد) کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا کہ ۲۳ سال سے جو مجھ کو نبی کہا جا رہا ہے۔ تو یہ محدث کا دوسرا نام نہیں بلکہ اس سے نبی ہی مراد ہے"

(ب) اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۴ پر لکھتے ہیں "آپنے اپنی پچھلی ۲۳ سالہ وحی کو دیکھا تو اس میں آپ کو برابر ان ناموں سے یاد کیا گیا تھا۔ پس آپ کو اپنا عقیدہ بدلنا پڑا"

ج صفحہ ۱۲۸ پر لکھتے ہیں "حضرت مسیح موعود نہیں جانتے تھے کہ میں دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں"

شکر اللہ خان صاحب منصور مرزائیوں کے لاہوری فریق کے با اثر افراد میں سے ۔۔۔ ہیں۔ انہوں نے مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب "حقیقۃ النبوۃ" کی تردید میں ایک لاجواب کتاب "قول سدید" لکھی ہے۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کتاب کا فاضل مصنف مرزا محمود احمد کو مخاطب کرکے لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو نبی نبی پکارتا رہا۔ مگر مرزا صاحب انکار پر انکار کرتے رہے خدا تعالیٰ ۲۳ سال تک اسی طرح پکارتا جاتا ہے۔ مگر مرزا صاحب بھی ۲۳ سال انکار پر اڑے رہتے ہیں۔ خدا کو بھی یقیناً یہ پہلا تجربہ ہوگا۔ سوچتا ہوگا کہ نبی تو بنا بیٹھے۔ مگر اس ہٹ کے پکے نبی کو اس کا نبی ہونا منوایا کیونکر جائے، طرہ یہ کہ خدا بھی یہ تو نہیں کرتا کہ مرزا صاحب کو نبی کے معنے سمجھا دے۔ نبی بنانا نہیں۔ خدا سمجھاتا نہیں۔ خدا کو بھی شاید ضد ہو گئی۔ کہ سمجھے گا تو خود ہی سمجھے گا۔ خدا کو یہ سبق تو ضرور آیا ہوگا کہ ایک ایسے شخص کو نبی کیوں بنایا جس کو نبوت کا علم نہیں۔ نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔ اس لئے نبی اول المومنین ہوتا ہے۔ اب مرزا صاحب نے باوجود نبی ہونے کے۔ خدا کی طرف سے باوجود نبی بنائے جانے کے۔ اور نبی کے مقام پر کھڑا کئے جانے کے ۲۳ سال تک اپنی نبوت ماننے سے انکار کیا۔ تو کیا کفر کا ارتکاب نہ کیا؟ بقول مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرزا صاحب ایک ایسے نبی تھے جو ۲۳ سال تک بیک وقت نبی بھی تھے اور کافر بھی"

"قول سدید" کا مصنف صفحہ ۔۔ پر لکھتا ہے کہ مکفرین علماء کا نبوت اور محدثیت کے متعلق علم بھی صحیح تھا۔ مرزا صاحب کے الہامات کا مفہوم سمجھنے میں ان کا فہم وفراست بھی درست تھا۔ مرزا صاحب کے الہامات میں صاف دعوئے نبوت سمجھنے میں سچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو مدعی نبوت کہتے تھے۔ اور اسی بناء پر کفر کا فتویٰ دینے میں حق بجانب تھے۔ مخالف علماء کا علم مرزا صاحب کے علم سے بہتر اور صحیح تر نکلا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی علماء کو مرزا صاحب کے ان مکفرین کی تعریف کرتے ہوئے مجبوراً لکھنا پڑا۔

"اشد ترین مخالف بھی اگر صحیح بات کہہ جائے تو اسے اس کا حق دینا مومن کا فرض ہے۔ ہم ان مکفرین کی اس جگہ تعریف کئے بغیر

باقی صفحہ ۱۵ پر

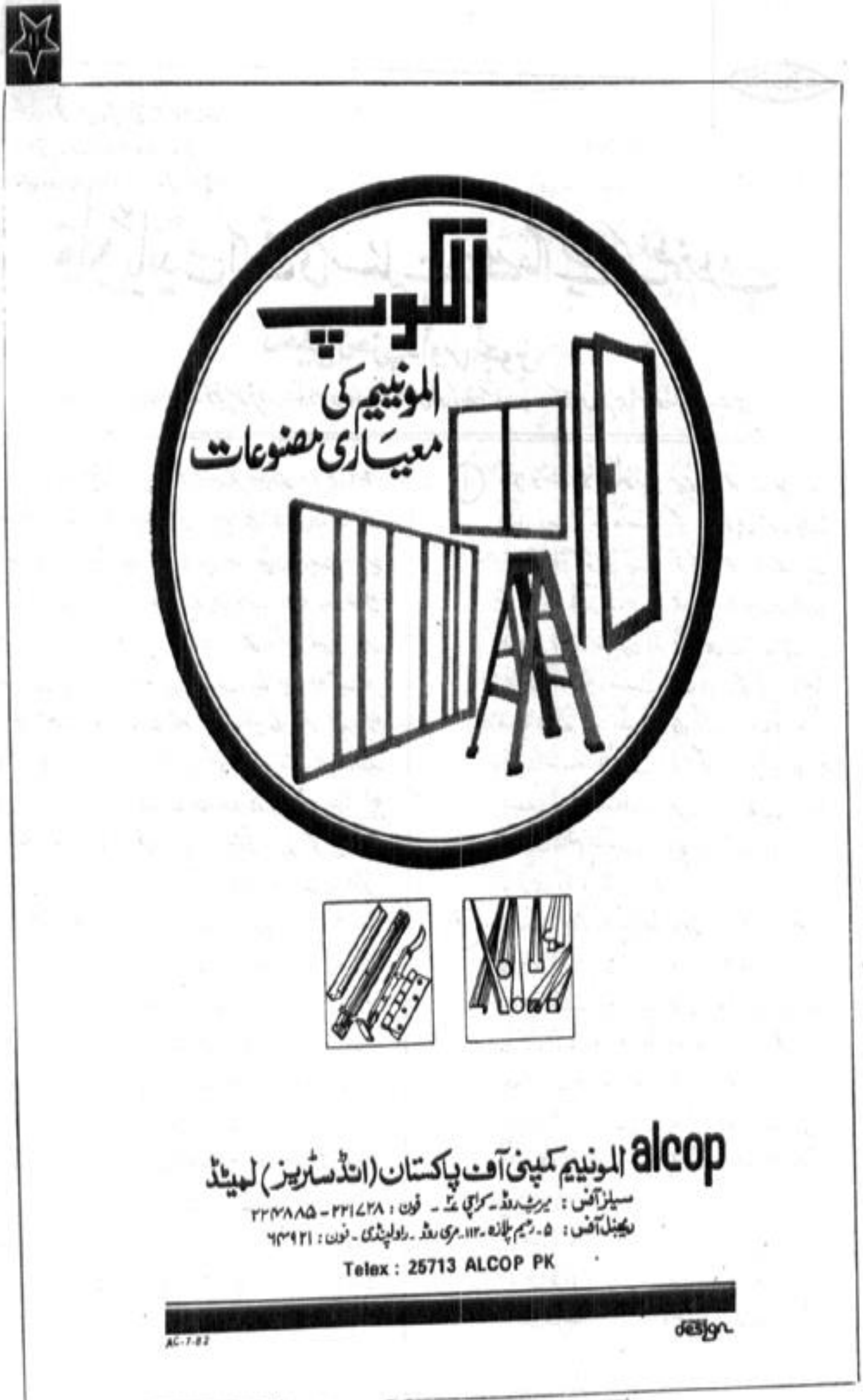

الکوپ
المونیم کی
معیاری مصنوعات
alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس: میریٹ روڈ۔ کراچی ۲ ۔ فون: ۲۲۱۷۲۸ - ۲۲۴۸۸۵
ریجنل آفس: ۵۔ رحیم پلازہ۔ ۱۱۲۔ مری روڈ۔ راولپنڈی۔ فون: ۶۴۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
design

تحریر:- محمد ناظم ندوی سابق شیخ الجامعہ بہاولپور
و سابق پروفیسر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ
نائب صدر ادارہ معارف اسلامی۔ کراچی

قادیانیت ایک قومی مسئلہ ہے اور سارے عالم کیلئے ایک عظیم خطرہ ہے

تحلیل تجزیہ اور تجویز

نوٹ:- یہ مضمون مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی دستوری کاروائی سے قبل لکھا گیا تھا اسکی افادیت کے پیش نظر ہم اس کو شائع کر رہے ہیں۔

شمالی افریقہ کے مغربی ساحل سرحد بحر اوقیانوس پر واقع اسلامی ملک مراکش سے تا با سواحل عربیہ واقع خلیج فارس اور ان کے درمیان بیسیوں اسلامی ملکوں کے علماء دین اور مفتیان شریعت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس متفقہ فتویٰ پر نہ صرف اہلسنت والجماعت کے تمام مکاتب فکر کے علماء متفق ہیں بلکہ شیعہ کے تمام مکاتب فکر کے تمام مجتہدین کرام کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اس مسئلہ میں کسی اسلامی مکتب فکر کا اختلاف نہیں ہے۔ برصغیر ہند و پاک کے علماء اور انڈونیشیا و ملائشیا وغیرہ کے علماء دین کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اس متفقہ فتویٰ کی بنیاد کسی فرقہ سے نفرت، عداوت یا ذاتی کدورت نہیں ہے یہ فتویٰ قرآن حکیم کی محکم آیت اور صحیح احادیث نبویہ کی روشنی میں صادر کیا گیا ہے۔ آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴿ کی تفسیر میں امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں روح المعانی کے مصنف علامہ آلوسیؒ نے اور ابن کثیر اور ابن جریر طبری اور علامہ زمخشری و علامہ بیضاویؒ نے اپنی اپنی تفسیروں میں نہایت صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا ہے اور مفسرین نے مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی رسول یا نبی مبعوث نہیں ہو گا آپ پر نبوت و رسالت ختم کر دی گئی ہے۔

(۱) مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال کو یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک شخص نے ایک بہت عمدہ اور خوبصورت مکان بنایا مگر مکان کے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس مکان کو چاروں طرف گھوم کر دیکھتے ہیں اور حیران ہو کر کہتے ہیں کہ یہ اینٹ اپنی جگہ پہ کیوں نہیں رکھ دی گئی تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(۲) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ
مسلم،
ترمذی،
ابن ماجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے انبیاء پر چھ امور کی وجہ سے فضیلت عطا کی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم (مختصر فقروں میں بہت سے معانی ادا کرنے والے بول) عطا کئے گئے (۲) اور دشمنوں کے دلوں میں میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا (سابقہ انبیاء کی امتوں کو دشمنوں کے مال غنیمت

٦١

ردِ قادیانیت

کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی)(۴) اور روئے زمین کو سجدہ گاہ و طہور بنا گیا یعنی مسلمان عبادت خانوں اور مسجدوں کے علاوہ بھی ہر پاک جگہ پر عبادت کر سکتا ہے۔(۵) میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (۶) اور انبیاؑ کی بعثت مجھ پر ختم کر دی گئی۔

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے میرے بعد نہ کوئی نبی ہو گا نہ رسول۔

(ترمذی کتاب الرؤیا باب ذھاب النبوۃ، مسند احمد، مرویات انس بن مالک)

(۴) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ

(بخاری و مسلم کتاب الفضائل باب اسماء النبیؐ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں میں وہی ماحی ہوں جس سے کفر مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے پیچھے جو لوگ قیامت میں جمع کئے جائیں گے یعنی آپ ہی کے پیچھے قیامت آئے گی اور لوگ جمع کئے جائیں گے اور میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا یعنی آپ کے بعد قیامت سے قبل کوئی دوسرا نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

نوٹ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قرب قیامت میں نزول ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ تشریف آوری پہلی بعثت کے تحت ہے کوئی نئی رسالت و بعثت کا مظہر نہیں ہے اور ان کی بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت قبل ہو چکی ہے دوبارہ بعثت نہیں ہو گی بلکہ نزول ہو گا۔ ان احادیث صحیحہ کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضور ؐ کے بعد ہر مدعی کذاب و دجال اور جھوٹا ہے۔ قیامت تک کے لئے وحی رسالت اور وحی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور خاتم النبیین کی کوئی ایسی دوسری تشریح و تفسیر جس سے آنحضورؐ کے بعد رسالت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے غلط ہے اور یہ ایک شدید گمراہی کا باعث ہے جس سے امت اسلامیہ میں عظیم فتنہ برپا ہوتا ہے۔ ایسا مدعی نبوت صادق، راست گو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ دروغگو کذاب و دجال اور مکار ہے وہ نبی اور مجدد تو کیا مسلمان بھی نہیں ہو سکتا ــــ اس کی نماز روزہ اور تمام دوسرے اعمال اسکی عظیم ضلالت کی وجہ سے رائیگاں اور حبط ہو گئے ہیں اور کوئی نیک عمل کی ضلالت کو ہدایت سے اور فاسد عقیدہ کو صحت سے بدل نہیں سکتا۔ ایسے افتراء پرداز کا اسلام میں کیا مقام ہو سکتا ہے جو اتنا شنیع افتراء باندھتا ہو کہ اس سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اور اس پر وحی نبوت ہوتی ہے اس کے پاس روح القدس حضرت جبرائیل امین پیام الٰہی لاتے ہیں اور سناتے اور ہم کلام ہوتے ہیں یہ ایک ایسا جرم ہے جو سوائے توبہ کے کوئی عمل اسکو دوبارہ ملت اسلامیہ میں داخل نہیں کر سکتا۔ ورنہ ارتداد کی سزا قتل ہے چنانچہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ کر ختم نبوت کا انکار کرنے اور دعویٰ نبوت کے بعد قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق و رابطہ نہیں رہ سکتا۔ خود قادیانیوں نے اپنی تنظیم ایسے خطوط پر قائم کی ہے جس سے قادیانیوں کا اپنا ملی تشخص علیحدہ ہو گیا ہے اور انہوں نے خود اپنے آپ کو مسلمانوں کے معاشرہ سے الگ کر دیا ہے۔ جس طرح اسلام کے ظہور کے بعد مسلمانوں نے اپنا تعلق مشرکوں اور کافروں سے اور ان کے معاشرے سے الگ کر دیا تھا ــــ مسلمانوں کے پر سکون معاشرہ میں جہاں وفات عیسیٰ اور ختم نبوت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء اور قرب قیامت میں ان کے نزول جیسے مسائل پر کوئی اختلاف و نزاع نہیں تھا ان قادیانیوں نے مسلمانوں کے معاشرے میں ہر جگہ ان مسائل پر گفتگو کی اور مناظرہ و مجادلہ کی مجلسیں گرم کیں، اخبارات و رسائل اور کتابوں میں ان مباحث کو چھیڑ کر ایک عظیم فتنہ بپا کیا اب علماء اسلام کیلئے ناگزیر تھا کہ ان فتنوں اور گمراہ کن خرافات سے اسلامی معاشرہ کو اور مسلمانوں کو آگاہ کر کے ان کو اصل حقیقت سے مطلع کر دیں ـــ قادیانی خود ان مسائل کو چھیڑتے ہیں وحی و الہام پر گفتگو کرتے

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

۱۴

ہیں مگر جب اس کا ردِ عمل ہوتا ہے۔ تو حکومت وقت کے ذریعہ مسلمانوں کی تردید آڑ جو دہاو اور تقریر و تحریر پر پابندی لگراتے ہیں مسلمان عجیب مخمصہ میں پھنس جاتے ہیں اس فتنہ گر کا ہاتھ پکڑنے کے بجائے اس کے ردِ عمل کو روک کر اہل حق کو اظہار حق سے امن و امان کے نام پر روک دیا جاتا تھا یہ عجیب صورتحال تھی جس سے پاکستان کے مسلمان دو چار تھے چودہ سال کے اجماعی عقیدہ کے خلاف ایک فرقہ قائم ہوتا ہے مسلمانوں کو مرتد اور بے دین بناتا ہے یہ عمل فتنہ گری اور مخالف: امن و امان شمار نہیں ہوتا تھا

اور اس کے ردِ عمل سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا تھا اور مسلمانوں کی حکومت امن و امان کے نام پر مسلمانوں کی آزادی تقریر و آزادی تحریر سلب کر لیتی تھی۔ قرآن کی کسی آیت کی ایسی تفسیر و تعبیر جو اجماع امت کے خلاف ہو احادیث صحیحہ کی تردید و تکذیب کرتی ہو اس کے بعد اسی آیت کی غلط تفسیر و تعبیر پر ایک علیحدہ امت مرزائیہ کے قیام کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا اظہار درحقیقت ایک نفاق اور فریب دہی ہے اور مسلمانوں کو مرتد کرنے اور گمراہ کرنے کی ایک چال ہے اور مسلمانوں کے دینی جذبات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کا براہ راست مطالعہ نہ کرنے اور اسلامی تعلیمات کا وسیع اور پختہ علم نہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ جب قادیانی بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ خود اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو انہیں غیر مسلم کس طرح کہا جا سکتا ہے ایسے لوگوں کے لئے میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالتا ہوں تاکہ قادیانیت کے متعلق ایک معمولی لکھا پڑھا مسلمان بھی رائے قائم کرنے میں غلطی نہ کرے یہ امر ہر مسلمان جانتا ہے کہ کسی نبی کے مبعوث ہونے اور لوگوں کو پیام الٰہی سنانے کے بعد جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں وہ مومن و مسلم ہوتے ہیں اور جو لوگ کسی نبی کی دعوت سننے کے بعد ان کو جھٹلاتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے ـــ وہ کافر ہوتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد جو لوگ ان پر ایمان لائے وہ مومن ہوئے اور جنہوں نے ان کو نہ مانا اور اُن کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہوئے۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ اور ان سے قبل حضرت ابراہیمؑ اور حضرت نوح علیہ السلام

ردِ قادیانیت

کے متعلق اصول ذہن نشین کر لیا جائے اسی اصول کے تحت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جو لوگ آپ پر ایمان بھی لائے وہ مومن و مسلمان ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کو نبی نہیں مانا اور آپ کی نبوت کا انکار کیا وہ کافر ہوئے اسی اصول سے مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کی نبوت قادیانیوں کے نزدیک اسی طرح برحق ہے جس طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت برحق ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد کی نبوت کے منکر اسی طرح کافر ہیں جس طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ایمان نہ لانے والے کافر ہیں یہ فیصلہ واضح اور آفتاب کی طرح روشن ہے اس میں کوئی ابہام و اغلاق نہیں ہے اور ایک مسلّمہ اور صحیح اصول کے تحت ہے۔ چودہ سو سال کے بعد مسلمانان عالم کو یہ علم ہوا کہ ہندوستان میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو کچھ لوگوں نے نبی مان لیا ہے۔ ہر چند کہ تمام علماء ہند قرآن کریم کی آیات اور احادیث صحیحہ کے مطابق نیز اس کے حالات کی روشنی میں اس کو دروغ گو، کذاب و دجال کہتے ہیں اور اس کی نبوت کے منکر ہیں مگر وہ ان تمام لوگوں کو جو اس کی نبوت کے منکر ہیں۔ انہیں نہ صرف کافر بلکہ ان کی شان میں سخت سب و شتم کرتا ہے۔ اور انہیں اولادُ البغایا بدکار و فاحشہ عورتوں کی اولاد کہتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے قادیانی مذہب الیاس برنی' قادیانیت' از مولانا ابوالحسن علی ندوی و شیخ محمد اخضر حسین' سر ظفر اللہ قادیانی کو داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کو بڑی جرأت کے ساتھ مسلمانوں کے مجمع عظیم میں بیان کیا یہ ان کے راسخ العقیدہ قادیانی ہونے کی دلیل ہے وہ اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر انہوں نے اپنے مذہبی عقیدہ کی نشر و اشاعت میں اور اس کی تقویت و تائید میں کمی یا کوتاہی نہیں کی وہ قادیانیت کے ستون اور اپنی تنظیم اور ملت قادیانیہ کے رکن رکین ہیں۔ قادیانی چونکہ انگریزی عہد حکومت میں برطانوی استعمار کو مستحکم کرنے کے لئے پروان چڑھے، بڑے بڑے عہدوں پر فائز کئے گئے اور برطانیوی حکومت کی تائید کر کے اپنی جڑوں کو مضبوط کرتے رہے۔ جب اسلامی نعرہ کے تحت پاکستان کا قیام ہوا تو بہت سے قادیانی پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز تھے۔

ردِّ قادیانیت

اس کے بعد اپنی تنظیم اور منصوبہ بندی کے تحت تمام عہدوں پر ترقی کرتے گئے اور ہر چھوٹے اور بڑے عہدے پر پہنچ کر انہوں نے اپنی ملت قادیانیہ کے لئے کام کیا۔ قادیانی جہاں بھی ہوتا ہے۔ متحرک، فعال اور قادیانیت کا مبلغ ہوگا اپنے ہر ملنے والے سے وفات مسیح علیہ السلام رفع عیسیٰ علیہ السلام عدم نزول اور ختم نبوت جیسے دینی مسائل پر گفتگو کرتا ہے بیکار نوجوانوں کو ملازمت دلاکر، شادی کا طمع پیدا کرکے بڑی عیاری اور ہوشیاری سے مرزائیت سے قریب کرے گا پھر اپنا نادم پر کرکے اسے چھپائے گا اور اس نوجوان کو ملت اسلامیہ سے توڑ کر اپنی ملت کی تعداد بڑھاتا رہے گا۔ تجارت، زراعت، ملازمت کے تمام پیشوں میں ہر قادیانی کا یہی طریق کار ہے۔ یہ ایک ایسی تشویشناک صورت حال ہے جس کا تدارک کرنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے مگر افسوس ہے کہ ایک مسلمان سرکاری ملازم یا تاجر یا کالونی یا زمیندار اور کاشتکار عموماً اس کو اپنے کاروبار کرنے اور کمانے اور خود شکم کے لئے ایندھن فراہم کرنے سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کے دل میں وہ لگن نہیں ہوتی جو ایک سچے مسلمان کے دل میں ہونی چاہیئے غیروں کی عیاری، ہوشیاری اپنے عقیدہ کے لئے قربانی و ایثار کے مناظر ان کے سامنے ہیں کہ وہ کس طرح اپنی تنظیم سے آگے بڑھ کر اب مسلمانوں کے سواد اعظم کے خلاف حملہ آور ہیں مگر ان میں غیرت کی چنگاری دبی ہوئی ہے۔ قادیانیت شجر اسلام کی جڑ کو گھن کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہی ہے اور مسلمانوں کے معاشرہ میں ایک عظیم فتنہ اژدہا بپا کر رہی ہے اب احمدیت زندہ باد محمدیت مردہ باد کے نعرے بھی لگانے لگے ہیں اس سے ان کے عزائم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ :- فتویٰ کفر

نہیں رہ سکتے " (فرقان قادیان ستمبر ۱۹۴۵ء)

" قادیانی علماء مرزا صاحب کے مکفرین کی تعریف کے بغیر اگر رہیں بھی تو کیونکر رہیں۔ جس نبوت کی تعریف ان کا نبی نہیں جانتا تھا وہ خوب جانتے تھے۔ جس وحی کا صحیح مفہوم ان کا نبی ۲۳ سال سمجھنے سے قاصر رہا وہ پہلے دن سے جان گئے تھے۔ کیا کہنے ایسے مرزا صاحب کے نبی ہونے کے اور قادیانیوں کی طرف سے ان کو نبی ماننے کے۔ اصلاح کے لئے آنے والے نبی کا علم۔ فہم فراست غلط۔ مگر جن کی اصلاح کے لئے آیا اُن کا علم۔ فہم فراست درست۔ کیا اسی کا نام " شان ماموریت " اور آپ کے " علم لدنی " اور عرفان الٰہی " ہے۔ کیا مرزا صاحب کی ماموریت من اللہ کی یہی بچی بات تھی، اور آپ کے " علم لدنی " کا یہی سچا مرتبہ تھا۔ اگر آپکی ماموریت اور آپ کے علم و عرفان کا یہی سچا مرتبہ تھا تو قسم بخدا آپ مامور من اللہ نہیں تھے "

(قول سدید صت۲)

① مرزا صاحب نہیں جانتے تھے کہ نبوت کیا ہے۔ مگر مخالف علماء جانتے تھے۔

② مرزا صاحب نہیں جانتے تھے کہ محدثیت کیا ہے مگر مخالف علماء جانتے تھے۔

③ مرزا صاحب اپنے الہامات کا صحیح مفہوم نہیں سمجھتے تھے مگر مخالف علماء سمجھتے تھے مخالف علماء پہلے دن سے ہی سمجھ گئے تھے کہ مرزا صاحب کے الہامات میں دعویٰ نبوت ہے۔ (قول سدید صفر ۲۲)

جماعتی وفد دورۂ یورپ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک تین رکنی وفد جسکی قیادت مجلس کے رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کر رہے ہیں یورپ کے دورہ پر روانہ ہوگیا۔ توقع ہے کہ وفد سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کا بھی دورہ کرے گا۔ وفد کے دیگر ارکان میں جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی و ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت اور مولانا منظور احمد الحسینی ناظم نشریات مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی شامل ہیں۔

مجلہ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

ABC
کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC
brother
KNITTING
MACHINE
SARAULLA
CARPET YARNS
ABC
BLANKETS
ABC
KNITTING
YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل پینوراما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی
فون ۱ ۵۱۶۰۳۵ - ۵۱۶۰۳۴
edcom-128

تقریر

رپورٹ: منظور احمد الحسینی

چنیوٹ کانفرنس

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور کا ایمان افروز خطاب

(گذشتہ سے پیوستہ) اس امتحان میں حضرت امام احمد بن حنبل ثابت قدم رہے کسی نے حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضرت جب آپ کو کوڑے لگ رہے تھے آپ کی نگاہِ مبارک بار بار آسمان کی طرف کیوں اٹھ رہی تھی، آپؒ نے فرمایا کہ جب مجھے کوڑے لگ رہے تھے تو میرا ازار بند ٹوٹ گیا تھا تو میں نے اپنے پروردگار عالم سے یہ دعا کی کہ اے اللہ آپ مجھے مجمع میں رسوا نہ کیجئے، فرمایا باوجود ٹوٹ جانے کے اللہ تعالیٰ نے مجھے برہنہ ہونے سے محفوظ فرما لیا، بعد میں جب ان اُمرا کی اولاد میں، بعضے نیک لوگ آئے تو انہوں نے آکر توبہ کی اور معافی مانگی اور کہا کہ ہمارے بزرگوں نے آپ کو بہت تکلیفیں اور اذیتیں دی تھیں ــــــ قربان جائیں امام احمد حنبل کے عشقِ مصطفیٰ پر ــــ فرمایا کہ مجھے کوڑا لگ رہا تھا، میں اُس وقت کہہ رہا تھا، اے اللہ میں نے ان کو معاف کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بنو عباس کی اولاد میں سے ہیں، اے اللہ میری وجہ سے ان پر پکڑ نہ فرمانا۔

ایک وقت یہ دونوں حضرات) معتزلہ کے بہت بڑے عالم اور نمائندہ احمد بن ابی دُعاۃ معتزلی اور حضرت امام احمد بن حنبل اہل السنت والجماعت کے نمائندہ) خلیفہ کے دربار میں جمع ہو گئے، کسی نے خلیفہ سے کہا آج بڑا اچھا موقع ہے دونوں طرف کے عالم آئے ہوئے ہیں یہ بھی چوٹی کے عالم اسی طرح سے وہ بھی ــــــ چلئے ذرا آج مناظرہ ہو جائے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ قرآن مجید کیونکہ کلام اللہ ہے لہٰذا غیر مخلوق ہے اور یہ معتزلہ قرآن مجید کو کلام اللہ اور غیر مخلوق نہیں مانتا۔ خلیفہ نے کہا تم نے بڑی اچھی بات کہی تو احمد بن ابی دُعاۃ معتزلی سے خلیفہ نے کہا، کہ آپ اپنی طرف سے اپنے موقف کی حقانیت پر دلیل بیان کریں احمد بن حنبل اس کو توڑیں گے اور امام بن حنبل اپنے موقف پر دلیل بیان کریں۔ احمد بن دعاۃ اُس کو توڑیں گے۔

احمد بن ابی دُعاۃ معتزلی کہنے لگا کہ مسئلہ اتنا واضح ہے کہ اس میں زیادہ لمبے چوڑے دلائل کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ فرما رہے ہیں کہ میں "خالق کلِ شیئٍ" ہوں میں ہر چیز کا خالق ہوں۔ تو جب ہر چیز کا خالق ہوں تو قرآن بھی ایک چیز ہے تو اس کے بھی اللہ تعالیٰ خالق ہوئے جب قرآن کے خالق ہوئے تو ظاہر ہے کہ قرآن مجید مخلوق ہو گیا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر آپ "شیئٍ" کے لفظ میں اللہ تعالیٰ کی صفتوں کو بھی داخل کر لیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا علم بھی ایک چیز ہے یا نہیں اگر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق ہیں تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنے علم کے بھی خالق ہیں اور جب علم کے خالق ہوئے تو علم خدا مخلوق ہو گیا، تو ماننا پڑے گا کہ خدا کی ذات پہ ایک زمانہ ایسا آیا کہ خدا تو موجود ہے۔ پر علم خدا موجود نہیں تو خدا کی ذات میں جہل اور جہالت کا ماننا لازم آئے گا۔ اور یہ محال ہے مستلزم محال خود محال ہوتا ہے اس لئے ثابت ہوا کہ "شیئٍ" کے لفظ میں اللہ کی صفتیں نہیں آتیں، علاوہ مراد ہیں۔ تو جب "شیئٍ" میں علم خدا نہیں آیا تو "شیئٍ" میں کلام خدا بھی داخل نہیں، امام احمد بن حنبل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

نے جواب دیکر ان کی دلیل کو توڑ دیا۔ اب آپ کا نمبر آیا کہ دلیل بیان کریں۔ آپ نے عجیب انداز میں دلیل بیان کی فرمایا کہ حق جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ہم جب کسی چیز و مخلوق کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اُس مخلوق کے پیدا ہونے سے پہلے ہم کہہ دیتے ہیں "کن" ہو جا "فیکون" تو وہ ہو جاتی ہے۔ یعنی ہر مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہم "کن" کہتے ہیں اب جیسا "کن" ہوتا ہے ویسا "فیکون" ہوتا ہے اگر کہا "کن" ہو جا چھ مہینے میں، تو وہ چیز ہو جاتی ہے چھ مہینے میں، اگر کہا "کن" ہو جا فوری طور پر۔ تو وہ چیز ہو جاتی ہے فوری طور پر، جس رنگ کا "کن" ہوگا اسی رنگ "فیکون" ہوگا۔ لیکن ہر مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ کن فرماتے ہیں تو وہ چیز وجود میں آتی ہے تو اگر قرآن مجید کو مخلوق مان لیا جائے تو ہر مخلوق سے پہلے کن ہے تو قرآن مجید سے پہلے بھی "کن" ہوگا اور وہ کن بھی چونکہ کلام ہے اور کلام کو تم کہتے ہو کہ مخلوق ہے اور مخلوق سے پہلے کُنْ ہے اور کلام کو تم مخلوق کہتے ہو اور ہر مخلوق سے پہلے کُنْ ہے تو اُس کُنْ سے پہلے بھی کُنْ "ہوگا اور وہ "کن" بھی چونکہ کلام ہے لہٰذا سلسلہ "کُنُوْنْ" کا لامتناہی ماننا پڑے گا۔ اور لامتناہی سلسلے کے محال ہونے پر فلاسفہ نے بیسیوں دلیلیں قائم کی ہیں معلوم ہوا کہ جب سلسلہ "کُنُوْن" کا لا متناہی ماننا پڑے گا تو یہ محال لازم آئے گا اس محال سے بچنے کے لئے ماننا پڑے گا کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں بلکہ غیر مخلوق ہے دوسرے مختصر طریقے سے اگر کلام اللہ کو مخلوق مانا جائے، تو ہر مخلوق سے پہلے کن ہے تو کلام اگر مخلوق ہے تو اس سے کن ہوگا اور وہ کن بھی کلام اور مخلوق ہے لہٰذا اُس سے پہلے بھی کُنْ ہے اور وہ کن بھی چونکہ کلام اور مخلوق ہے لہٰذا اس سے پہلے ایک اور کن ہوگا تو سلسلہ "کُنُوْن" کا لامتناہی ماننا پڑے گا اور یہ محال ہے اور مستلزم محال خود محال ہوا کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں اگر مخلوق ہو تو یہ محال ماننا پڑے گا۔

جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یہ دلیل بیان کی تو احمد بن ابی دُعاۃ معتزلی جواب نہ دے سکا تو کان میں خلیفہ سے کہا ہے کہ یہ دلیلوں سے نہیں مانے گا اسے قتل کرا دو کیونکہ اس وقت معتزلہ کا اثر تھا خلیفہ نے حکم دیا ان کو پکڑو گھسیٹو اور قتل کر دو جب امام رحمہ اللہ گھسیٹے جا رہے تھے اس وقت خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد آئی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لا یحل دم امرءٍ مسلم الا من اِحدٰی ثلاثٍ کسی مسلمان کا قتل کرنا حلال نہیں جب تک تین جرموں میں سے کسی ایک کا ارتکاب نہ کرے.....

(۱) شادی شدہ ہو کر زنا کا ارتکاب کرے۔
(۲) یا مرتد ہو جائے۔
(۳) اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔

میں نے ان تین جرموں میں سے کون سے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ مجھے قتل کیا جا رہا ہے جب یہ بات بیان کی، تو خلیفہ پر اس روایت کا اثر ہوا اس نے یہ حکم منسوخ کیا قتل سے باز رہا اور آپ کو جیل میں ڈالا گیا۔

میرے عزیز بھائیو اور بزرگو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب نبی نرالا آیا تو کتاب بھی نرالی آئی اور انبیاء کرام آئے اللہ تعالیٰ نے اُن کی کتابوں کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا نیز ان آسمانی کتابوں کو اللہ تعالیٰ نے کتاب اور نقل کے رنگ میں اُتارا لیکن قرآن کے نازل کرنے کا انداز ہی بدل دیا۔ اس میں راز یہ ہے کہ اگر پہلی آسمانی کتابوں میں کوئی گڑبڑ ہو جاتی تو بعد میں رسول آتا یا نبی۔ اگر رسول آتا تو وہ نئی کتاب لے کر آتا، رسول نہ آتا نبی آتا تو وہ غلطیوں کی اصلاح کر دیتا، اس طرح سے مسئلہ حل ہو جاتا۔ لیکن یہاں مسئلہ اور ہے فرمایا اے میرے حبیب چونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اِنّ الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت آپ کے بعد رسالت ختم ہے آپ کے بعد نبوت بھی ختم ہے آگے فرمایا فلا رسول ولا نبی بعدی میرے بعد

تقریر

نہ کوئی کتاب والا آئے گا نہ میری اس کتاب کی کوئی اصلاح کرنے والا نبی اور کوئی رسول آئے گا میری اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے لیا جو نظام دیا وہ کامل دیا اور کامل بھی ایسا کہ اس کے بعد نہ رسول کی ضرورت ہے نہ نبی کی، اگر قرآن مجید میں خدا نخواستہ گڑ بڑ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت پر اعتراض آئے گا کہ اے اللہ جب تو نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور تیری رضا کا سبب اور تیری طرف لے جانے قرآن جب محرّف، متغیّر و مبدل ہو گیا اب ہم تیری رضا کا راستہ کہاں سے معلوم کریں جب کہ وحی کا دروازہ بھی بند ہو گیا ہے فرمایا اے میرے حبیب! تیری ختم نبوت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ میں خود لوں گا، ایک بات میں آپ سے عرض کروں (اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کا سایہ ہم پر سلامت رکھے) کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر (قرآن مجید) کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے والد صاحب (مولانا مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہٗ) فرمایا کرتے تھے کہ ظاہر ہے یہ ذکر (قرآن مجید) فضاؤں میں محفوظ کئے جانے سے رہا جب تک حفاظ قرآن مجید موجود رہیں گے تو یہ قرآن سینہ میں موجود رہے گا۔ یعنی الفاظ کی حفاظت ہوتی رہے گی اگر علماء (حق) موجود رہیں گے۔ تو معنیٰ کی حفاظت ہوتی رہے گی اور اگر علماء اور حفاظ ختم ہو جائیں گے تو قرآن نے فضا میں تو محفوظ نہیں رہنا قرآن مجید کی حفاظت کے ضمن میں در پردہ اللہ تعالیٰ یہ کہنا چاہتے ہیں اے قرآن کے ماننے والو! یہ سن لو کہ قرآن کے حفاظ اور علماء قیامت تک رہیں گے اس لئے کہ قرآن نے رہنا ہے اور رہنا بغیر حفاظ و علماء ممکن نہیں لہٰذا حفاظ اور علماء بھی قیامت تک رہیں گے،

مولانا رومیؒ نے خوب فرمایا ہے۔

ذکر قائم از قیام ذاکر است
از دوام او دوام ذاکر است

تو میرے عزیز بھائیو اور بزرگو اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسے کی برکت سے بزرگوں کے کلام کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین عطا فرمائے۔

آخر میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی نے دعا کرائی۔

اے اللہ تو ہمیں ایمان پر استقامت نصیب فرما۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے دین کی حفاظت کی توفیق و ہمت عطا فرما، اے اللہ تو ہمیں ختم نبوت کی حفاظت کی ہمت اور توفیق عطا فرما، اے اللہ تو ہمارے ملک کو ہر کفر اور ہر گمراہی کے فتنے سے پاک فرما، اے اللہ تو ہمارے ملک کو ملک کے فیصلوں سے بغاوت کرنے والوں سے پاک فرما، اے اللہ تو اسرائیل اور قادیانیت کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ اے اللہ تو اپنے دین کا بول بالا فرما، اے اللہ تو بھارت کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، اے اللہ تو اس سرزمین پاک کو قادیانیت کے ناپاک فتنے سے پاک فرما دے، اے اللہ جو ناسمجھ ہیں جو کسی اپنے کورے پن سے، کسی اپنی غفلت سے قادیانیت کے ناپاک فریب میں پھنسے ہوئے ہیں اے خدا تو ان کو ہدایت عطا فرما۔

بقیہ :- نقد و نظر

یکمشت نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے جو مقدمۃ العلم، کتاب الایمان، کتاب الوضو، کتاب الحیض کتاب التیمم اور کتاب الصلوٰۃ (کے ۲۴ ابواب) پر مشتمل ہے اگلا حصہ زیر طبع ہے جو عنقریب منظر عام پر آ جائے گا۔

اس مکتبہ کا ارادہ حضرت اقدس کی دیگر تصنیفات اور پسند فرمودہ، دوسرے حضرات کی کتب کی طبع کا بھی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو ان نیک ارادوں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ جو کتب عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آنے والی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اختلاف الائمہ۔
(۲) فضائل عربی زبان۔
(۳) داڑھی کا وجوب۔
(۴) تقریر بخاری جلد ثانی۔
(۵) فتاویٰ خلیلیہ۔

تبصرہ

نقد و نظر

تبصرہ کیلئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں

نام کتاب ——— تقریر بخاری شریف (اردو)
افادات ——— حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
صفحات ——— ۴۰۸
سائز ——— بڑی تقطیع ۳۰ × ۲۰ / ۸
——— کتابت و طباعت ———
——— عمدہ آفسٹ کاغذ آفسٹ چھپائی ———
——— ملنے کا پتہ ———
مولانا محمد یحیٰ مدنی مکتبۃ الشیخ ۱۱/ ۳۶۷
بہادر آباد روڈ ۱۹ کراچی نمبر ۵

شیخ الحدیث برکۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدنی قدس سرہ کے علوم و معارف اتنے بحر بیکراں ہیں جن کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، اردو تصنیفات میں سے کتب فضائل (تبلیغی نصاب ہر دو حصہ) سے ایک عالم نفع اٹھا رہا ہے اس سلسلۂ فضائل کو پڑھ کر لاکھوں بندگان خدا کی کایا پلٹ گئی اور ان میں اسلامی و فکری انقلاب برپا ہوا۔

حضرتؒ کی عربی تصنیفات اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ، لامع الدراری (تعلیقات بخاری) الکوکب الدری (تعلیقات ترمذی) حجۃ الوداع و عمرات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)، التراجم البخاری، سے عرب و عجم کے اکابر علماء برابر استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ آپؒ نے مظاہر العلوم سہارن پور میں قریباً ۵۰ سال تک درس بخاری شریف دیا اس طرح سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں طلبہ نے آپ کے علوم سے بھرپور استفادہ کیا۔ زیر تبصرہ کتاب، درس بخاری کی تقاریر کا وہ دلآویز مجموعہ ہے جو متفرق سالوں کے درسی افادات کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اختلافات، احادیث متعارضہ کے درمیان تطبیق و جمع کو سہل اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے، کتاب کے شروع میں بیس بحثیں مقدمۃ العلم اور مقدمۃ الکتاب کے عنوان سے پیش کی گئیں ہیں کتاب کی اہم ترین خصوصیت (جو اس کی اصل روح اور جان بھی ہے) یہ ہے کہ اس کو درس ہی کے انداز پر قلمبند کیا گیا ہے۔ عبارت آرائی اور مضمون نویسی سے سختی سے اجتناب کیا گیا ہے انشاء اللہ قارئین اس تقریر سے ایسے ہی منتفع ہوں گے جیسے ایک محدث وقت کی مجلس حدیث میں بیٹھ کر متمتع ہوتے ہیں جہاں یہ کتاب ایک طالب علم کے لئے راہنما ہے وہاں یہ ایک عالم کے لئے مشعل راہ بھی ہے پوری تقریر تو انشاء اللہ ایک ہزار صفحات کے لگ بھگ ہو گی۔ اس کتاب کا حصہ اوّل پہلے سہارنپور سے شائع ہوا۔ دوسری مرتبہ حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی مدظلہ نے پاکستان میں اس کی اشاعت کا خاص اہتمام فرمایا تھا جس پر حضرت شیخ الحدیثؒ نے یہ دعائیہ کلمات لکھے تھے۔

"یہ ناکارہ اپنی نا اہلیت کے باوجود علمی خدمات بالخصوص حدیث پاک کی خدمت کو تو بہت اہم سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے موصوف کو ان کی مساعی جمیلہ کا دونوں جہاں میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور کتاب کے فوائد سے لوگوں کو زائد سے زائد متمتع فرمائے..."

فقط (حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج)
محمد زکریا مدینہ منورہ ۸ شوال المکرم ۱۳۹۳ھ

اب تیسری مرتبہ مولانا موصوف نے حصہ اوّل و دوم کو

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

تحریر:۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

علامہ کرمانی کا عقیدہ

الامام العلامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی بن سعید الکرمانی الشافعی (۷۱۷ھ – ۷۸۶ھ) "الکواکب الدراری فی شرح البخاری" باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے تحت لکھتے ہیں:۔

ای من السماء الی الارض
(ج ۔ ۱۴)
(ص ۔ ۸۸)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر نازل ہونے کا بیان۔

اسی باب کی حدیث "وامامکم منکم" کے تحت لکھتے ہیں:۔

یعنی یحکم بینکم بالقرآن لا بالانجیل ۔ او انہ یصیر معکم بالجماعۃ والامام من ھذہ الامۃ
ج ۔ ۱۴
ص ۔ ۸۸

یعنی وہ تمہارے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کریں گے ۔ ذکر انجیل کے مطابق ۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ تمہاری جماعت میں شامل ہوں گے۔ جب کہ امام اس امت میں سے ہو گا۔

علامہ تفتازانیؒ کا عقیدہ

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانیؒ (م ۷۹۱ھ) شرح مقاصد میں ختم نبوت کی بحث میں لکھتے ہیں:۔

فان قیل الیس عیسیٰ علیہ السلام حیًا بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم رفع الی السماء، وسینزل الی الدنیا ۔ قلنا: بلیٰ، ولکنہ علی شریعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، لا یسعہ الا اتباعہ ۔ علی ماقال علیہ السلام فی حق موسیٰ علیہ السلام انہ لو کان حیًا لما وسعہ الا اتباعی فیصح انہ خاتم الانبیاء بمعنی انہ لا یبعث نبی بعدہ

ج ۔ ۲
ص ۔ ۱۹۲

"اگر کہا جائے کہ کیا یہ صحیح نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی زندہ رہیں گے۔ وہ آسمان پر اٹھا گئے ہیں اور آخری زمانے میں دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ (تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیسے رہے؟) ہم کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا اور دوبارہ تشریف لانا صحیح ہے۔ لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ہوں گے۔ آپ کی پیروی کریں گے سوا انہیں کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ جیسا کہ آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا صحیح ہے۔ بایں معنی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

نیز علامات قیامت کی بحث میں لکھتے ہیں:۔

ومما یلحق بباب الاملۃ

باب امامت کے متعلقات ہیں

بحث خروج المهدی و نزول عیسیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وهما من اشراط الساعة۔

خروج مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی بحث بھی ہے اور یہ دونوں علاماتِ قیامت میں سے ہیں۔

(ج ۲ ص ۳۰۷)

نیز اسی ضمن میں لکھتے ہیں:۔

هو وان کان حینئذ من اتباع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلیس منعزلاً عن النبوة فلا محالة ان یکون افضل من الامام

(ج ۲ - ص ۳۰۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوں گے۔ لیکن نبوت سے معزول نہیں ہوں گے۔ اس لیے یقیناً وہ امام مہدی سے افضل ہوں گے۔

شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:۔

ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء عند المنارة البیضاء فی شرقی دمشق حق الخ (ص ۱۲۳)

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس حق ہے

نیز اسی کتاب میں مصنفؒ کے قول اول الانبیاء آدم وآخرهم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت لکھتے ہیں

فان قیل قد ورد فی الحدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام بعدهٗ قلنا نعم۔ لکنهٗ یتابع محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ لان شریعتهٗ قد نسخت۔ الخ

(ص ۱۰۰)

"اگر کہا جائے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں! ضرور نازل ہوں گے۔ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے کیونکہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔

اسی کتاب میں مصنفؒ کے قول وافضل البشر بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ کے تحت لکھتے ہیں:۔

والاحسن ان یقال بعد الانبیاء۔ لکنه اراد البعدیة الزمانیة۔ ولیس بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبی ومع ذلك لابد من تخصیص عیسیٰ علیہ السلام الخ

(ص ۱۰۷)

بہتر یہ تھا کہ "بعد الانبیاء" کا لفظ کہا جاتا۔ لیکن مصنفؒ نے بعدیتِ زمانیہ مراد لی ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا مگر اس کے باوجود عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہوں گے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

امام ابن زملکانی الشافعی کا عقیدہ

الامام العلامہ کمال الدین محمد بن علی بن عبد الواحد المعروف بابن الزملکانی قاضی حلب (۷۲۷ھ) اپنی کتاب "عجالة الراکب فی ذکر اشرف المناقب" میں لکھتے ہیں:۔

وذلك لان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دعوته عامة بعث الی الاحمر والاسود والجن والانس ممن ادرکه وجب علیه اتباعه الا تری الی نزول عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام علی شرعه ناشراً لدعوته مؤیداً لملته مصلیاً خلف امام امته مقاتلاً لمظهر مخالفته۔

اور یہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام ہے آپ کالے گورے اور جن وانس کی طرف مبعوث ہیں، جو شخص بھی آپ کا زمانہ پائے اس پر آپ کی پیروی واجب ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کی دعوت کو پھیلائیں گے۔ آپ کی ملت کی تائید کریں گے۔ نماز میں آپ کی امت کے امام کی اقتداء کریں گے۔ جو لوگ آپ کی مخالفت کا اظہار کریں گے ان سے قتال کرینگے

(بحوالہ جواهر البحار للنبہانی ص ۳۹۶)

٢٣

مطالعہ

قومی اخبارات کا مطالعہ

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں اظہار تشویش

لاہور (پ ر) صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے صدر قیصر سلطان نے اپنے ایک بیان میں ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کے تبلیغی کتابچوں کی تقسیم سے عوام میں اشتعال پھیل رہا ہے اور اس کے بارے میں مقامی حکام تک یہ شکایت پہنچائی گئی۔ لیکن یہی کہا گیا کہ کوئی ایسا قانون نہیں کہ ہم قادیانیوں کو تبلیغی سرگرمیوں سے باز رکھ سکیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دستور کے مطابق قادیانیوں کی حیثیت کے تعین کے بعد ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے تاکہ اسامیوں سے قادیانی افراد کی فوری برطرفی کی جائے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور یکم مارچ ۱۹۸۳ء)

مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی پر اسرار گمشدگی

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) سٹی پولیس نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرنے کے سلسلے میں نواحی گاؤں معراجکے کے تین افراد ڈاکٹر محمد اشرف ریٹائرڈ صوبیدار میجر عبدالعزیز اور پروفیسر بشیر کو شامل تفتیش کر لیا ہے۔ شامل تفتیش کئے جانے والے تینوں افراد کا تعلق قادیانی فرقہ سے بتایا جاتا ہے جب کہ مولانا قریشی کا سراغ لگانے کے لئے تین چھاپہ مار ٹیموں کو مختلف علاقوں میں روانہ کر دیا گیا ہے پولیس کو شبہ ہے کہ چونکہ ۱۱ فروری کو مولانا نے مذکورہ گاؤں میں قادیانیوں کے عقیدہ کے خلاف تقریر کی تھی اور ۱۷ فروری کو مولانا نے دوبارہ تقریر کرنی تھی اس لئے ممکن ہے ان کی گمشدگی میں قادیانی ملوث ہوں۔ قبل ازیں دو مسلمان عورتیں احمدی عقیدہ اختیار کر چکی تھیں اور مولانا نے انہیں بتانا تھا کہ صحیح راستہ اسلام کا راستہ ہے دوران تفتیش یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی سیون شریف جانے کا بھی ارادہ رکھتے تھے۔ اس کی تصدیق کے لئے ایک اور ٹیم پولیس افسر کی قیادت میں تشکیل دے کر سیون شریف بھجوائی گئی ہے دوران تفتیش یہ انکشاف بھی ہوا کہ مولانا مذکور کی دو بہنیں کراچی میں رہتی ہیں ممکن ہے وہ وہاں گئے ہوں چنانچہ پولیس کی ایک ٹیم کراچی بھی بھیجی گئی ہے۔

مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں آج مجلس عمل کے صدر خواجہ عبدالسلام بٹ ایڈووکیٹ، جنرل سیکرٹری قاری عبدالرحمٰن اور دیگر اراکین مجلس عمل جن میں پیر بشیر احمد، ملک منظور الٰہی خواجہ محمد اقبال بٹ، خواجہ افتخار احمد اور خواجہ شوکت علی راٹھور شامل تھے۔ ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج سے سیالکوٹ میں ملاقات کی اور مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی پر تفصیلی گفتگو کی مجلس عمل کے صدر خواجہ عبدالسلام بٹ نے ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج کو حالات اور واقعات سے آگاہ کیا۔ ڈی آئی جی گوجرانوالہ میجر مشتاق احمد، ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ حفیظ اختر رندھاوا اور ایس پی سیالکوٹ طلعت محمود نے مجلس عمل کو یقین دلایا کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور اس سلسلے میں سرکاری تحقیقات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کیا جائے گا۔ ایک ریلیز کے مطابق ضلعی انتظامیہ ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا جلد از جلد سراغ لگایا جائے اس سلسلے میں جو پولیس پارٹیاں تشکیل دی گئی ہیں انہیں ضلعی انتظامیہ نے ہدایت کی ہے کہ وہ کسی قسم کی سستی یا غفلت سے کام نہ لیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۲ مارچ ۱۹۸۳ء)

مجلہ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220-

نعت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

جو سب کا سہارا بنتا ہے رحمت کا عنوان ہوتا ہے،
وہ نام محمد صل علےٰ ہر درد کا درماں ہوتا ہے

مہکی ہے فضائے بزمِ جہاں شاداب ہوا منظر منظر
اس نورِ ازل کی آمد سے عالم میں چراغاں ہوتا ہے

ہر ایک پہ سخا کی بارش ہے، ہر اک پہ نگاہِ لطف و کرم
جو ابرِ بہاراں بنتا ہے، وہ ان کا داماں ہوتا ہے

انسان کو شرف ان سے ہے ملا دارین میں آئے نور و ضیا
ہر لفظ ان کا، ہر قول ان کا سرمایۂ ایماں ہوتا ہے

بیکس کا سہارا ذات ان کی، عاصی کیلئے وہ رحمت ہیں
حافظؔ ہے تجھے کیوں فکر اتنا کیوں اتنا پریشاں ہوتا ہے

حافظ لدھیانوی